



سوال

(31) عشر و زکاة و صدقہ کا مصرف سکول ہو سکتے ہیں؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عشر و زکوة و صدقہ فطر و چرم قربانی کی مدد سے آزاد جو نیرہائی اسکول کے مصارف کو برداشت کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اس علاقہ میں کچھ مدارس ایسے ہیں میں سرکاری نصاب کے مطابق درجہ ہشتم تک تعلیم دی جاتی ہے اردو کو لازمی شامل نصاب رکھا جاتا ہے۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں جواب سے نوازیں

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

عشر و زکوة کے مصارف قرآن کریم میں صراحتاً مذکور ہیں۔ ان میں ایک مصرف فی سبیل اللہ بھی ہے اور سبیل اللہ سے راجح الوقت اسلحہ کے ذریعہ خلیفۃ المسلمین یا اس کے مامور کی ماتحتی میں کافر حربوں سے جہاد کرنے والے مسلمان اور ضروریات جہاد ہیں۔ ظاہر ہے کہ آزاد جو نیرہائی اسکول یا دینی مکتب و مدرسہ اس میں مصرف میں داخل نہیں ہیں اس لئے ان اسکولوں دینی مدرسوں اور مکتبوں کو فی سبیل اللہ کا مصداق سمجھ کر ان پر عشر و زکوة کی رقم صرف کرنا صحیح نہیں ہے۔ البتہ اگر ان اسکولوں مدرسوں اور مکتبوں میں تعلیم پانے والے غریب بیرونی طلبہ یا غریب والدین کے نابالغ بچے ہیں تو زکوة کی دو مینہ مصرف فقراء و مساکین میں ان طلبہ اور بچوں کے والدین کے داخل ہونے کی بنا پر ان طلبہ اور بچوں کے خوردنوش اور ان کی جملہ تعلیمی ضروریات پر عشر و زکوة کا مصرف کرنا جائز ہوگا۔

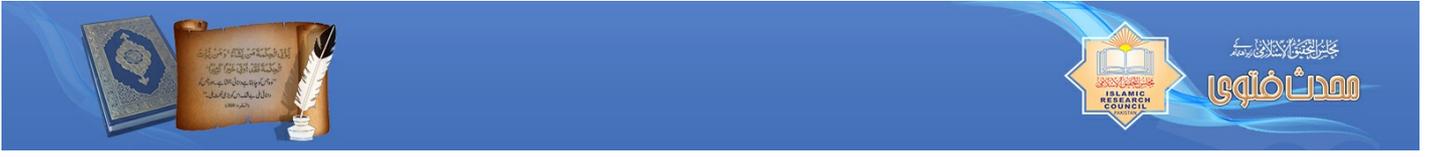
کارپردازان اسکول و مدرسہ وکیل و امین ہونے کی حیثیت سے ان مستحقین پر مذکورہ رقم صرف کریں گے۔ یہی حکم صدقہ الفطر کا بھی ہے۔ ہذا عندی والعلم عند اللہ تعالیٰ

حذا عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2 - کتاب الزکاة

صفحہ نمبر 77



محدث فتویٰ